155577 ـ تین بیویوں والا شخص پورے رمضان کا اعتکاف کرنا چاہتا ہے اور بیویاں اسے اپنے ساتھ چاہتی ہیں

سوال

میرا سوال اعتكاف كے بارہ میں ہے، كیونكہ میرا خاوند سارے رمضان المبارك كے اعتكاف كی نیت ركھتا ہے، حالانكہ ہمیں اس كی ضرورت ہے، كیونكہ میرے خاوند كی تین بیویاں ہیں ان میں سے ایك بیوی كو حمل كا آخری مہینہ ہے، اور جہاں خاوند رہتا ہے وہ اس علاقے كی نہیں، خاوند كے كئی بچے بھی ہیں ہم نہیں چاہتیں كہ وہ مہینہ كے شروع میں ہی چلا جائے.

میرا سوال یہ ہے كہ آیا اسے ہماری رضامندی كے بغیر جانےكا حق حاصل ہے، حالانكہ اس كا ہمارے ساتھ رہنا ضروری ہے ؟

برائے مہربانی جواب دے كر عند اللہ ماجور ہوں.

پسندیدہ جواب

الحمد للہ.

اعتكاف ایك ایسی عظیم عبادت ہے جس میں آدمی دنیاوی مشغولات چھوڑ كر اپنے آپ نفس كا محاسبہ اور اپنے پروردگار اللہ رب العزت كی عبادت میں مشغول رہتا ہے، اور جس چیز كو وہ پہلے بجا لانے سے قاصر تھا اس كے لیے اب فارغ ہو گا، اور جس میں كوتاہی برتتا تھا اس كے لیے یہ مستحق وقت ہے.

اور علماء كرام كے ہاں بالاتفاق اعتكاف كرنا سنت ہے، حافظ ابن حجر رحمہ اللہ نے " فتح الباری " میں امام احمد رحمہ اللہ سے نقل كیا ہے كہ:

" میرے علم كے مطابق تو اس كے مسنون ہونے میں علماء اكرام كے ہاں كوئی اختلاف نہیں "

دیكھیں: فتح الباری (4 / 272).

لیكن اس عبادت كے لیے كسی شرعی واجب میں كوتاہی كرنا جائز نہیں كہ شرعی واجب میں كوتاہی كر كے اس عبادت كو بجا لایا جائے، مثلا اہل و عیال كی دیكھ بھال اور انكے حقوق میں كوتاہی كرتے ہوئے اعتكاف كیا جائے.

اس شخص کو چاہیے کہ وہ تھوڑے سے دن اعتکاف کرے اور واپس گھر آ جائے تا کہ اللہ کی جانب سے واجب کردہ امور کو سرانجام دے، اور پھر نئے سرے سے اعتکاف کر لے، اس طرح وہ شرعی مخالفت سے بھی بچ جائیگا، اور کوئی اسے ملامت بھی نہیں کریگا.

شیخ عبد اللہ بن جبرین رحمہ اللہ سے درج ذیل سوال کیا گیا:

اعتکاف کی زیادہ سے زیادہ اور کم از کم مدت کتنی ہے ؟

شیخ رحمہ اللہ کا جواب تھا:

" اعتکاف کی زیادہ سے زیادہ حد مقرر نہیں ہے، لیکن یہ ہے کہ جب بندے کے اہل و عیال کے حقوق ضائع ہوتے ہوں اور وہ ان کی دیکھ بھال نہ کر سکے تو طویل عرصہ کا اعتکاف کرنا مکروہ ہے، حدیث میں وارد ہے کہ:

" آدمی کے گنہگار ہونے کے لیے یہی کافی ہے کہ وہ اپنی عیالداری میں موجود افراد کو ضائع کر دے "

اس لیے جو طویل عرصہ تك اعتکاف کریگا تو لازمی طور پر ترك معاش کا مرتکب ہوگا، اور کسی دوسرے کو اپنے اہل و عیال پر خرچ کرنے اور دیکھ بھال کا کہےگا، اور اس کے لیے مسجد میں کھانا وغیرہ لانے کی مشقت بھی ہوگی "

دیکھیں: حوار فی الاعتکاف سوال نمبر (2).

اور شیخ رحمہ اللہ سے درج ذیل سوال بھی دریافت کیا گیا:

اگر کوئی شخص اعتکاف کرنا چاہے لیکن وہ اپنے گھر والوں کا ذمہ دار اور ولی بھی ہو اس کے علاوہ کوئی اور ان کی ضروریات پوری کرنے والا نہ ہو تو اس کے لیے افضل کیا ہے آیا وہ اپنے گھر والوں کی دیکھ بھال کرے یا آخری عشرہ کا مسجد میں اعتکاف کرے ؟

ہمارا اختیار تو یہی ہے کہ وہ اپنے اہل و عیال کی ضروریات کا خیال کرے اور ان کی دیکھ بھال اور خدمت کرے اور محرم بن کر ان کے ساتھ انس و محبت سے رہے اور ان کے گھر اور ان کے نفس کی حفاظت کرے، یا پھر ان کے کھانے پینے کے لیے کمائی کرے.

کیونکہ اس شخص کا اعتکاف کرنا اور اہل و عیال کو بغیر ولی کے چھوڑ دینا کہ وہ چوروں اور فسادی قسم کے لوگوں کے ہتھے چڑھ جائیں، یا پھر ان کی گزران زندگی معطل ہو کر رہ جائے، یا پھر انہیں بازار سے ضروریات زندگی خود لانے تکلیف اٹھانی پڑے، یا وہ اپنی ضروریات کی اشیاء کسی دوسرے سے منگوا کر اپنے اوپر احسان مول لیں جسے وہ برداشت نہ کر سکتے ہوں.

امام مسلم رحمہ اللہ عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالی عنہما سے روایت کیا ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

" آدمی کے گناہ کے لیے یہی کافی ہے کہ وہ اپنی عیالداری میں موجود افراد کو ضائع کر دے "

اس حدیث میں اہل و عیال پر خرچ نہ کرنا بھی داخل ہوتا ہے، اور اسی طرح استطاعت ہونے کے باوجود بغیر کمائی کے گھر والوں کو ویسے ہی چھوڑ دینا بھی شامل ہوتا ہے.

اس لیے اگر تو رشتہ داروں میں کوئی ایسا شخص ہو جو ان کی ضروریات کا خیال کرے تو اس کے لیے اعتکاف جائز ہو گا، بلکہ مستحب ہے؛ کیونکہ کوئی ایسا سبب نہیں جو اسے مشغول کر دے "

دیکھیں: حوار فی الاعتکاف سوال نمبر (11).

اور اگر آپ مکمل تفصیلی مطالعہ کرنا چاہیں تو درج ذیل لنك دیکھ سکتے ہیں:

" کچھ لوگ دعوت و تبلیغ یا تعلیم کی حجت و دلیل دے کر اپنے گھر والوں کی دیکھ بھال نہیں کرتے بلکہ گھر سے دور تبلیغ پر نکل جاتے ہیں ان کا یہ عمل غلط ہے، ہم اس کا تفصیل کے ساتھ سوال نمبر (3043) اور (6913) اور (22481) اور (110591) کے جوابات میں ذکر کر چکے ہیں کہ ایسا کرنا صحیح نہیں، اور نہ ہی ان کے لیے یہ عذر بن سکتا ہے کہ وہ اس واجب کردہ عمل میں کوتاہی کرتے ہوئے تبلیغ میں لگ جائیں، آپ ان سوالات کے جوابات کا مطالعہ ضرور کریں.